عشق فقیری

از واسعہ اصغر

URDU NOVELS COLLECTION

عشق فقیری

تحریر: واسعہ اصغر شیخ

رات ہر سو اپنے اندھیرے کے ہمراہ راج کر رہی تھی.. ہر جگہ ہو کا عالم تھا.... گواڑ منڈی بھی اس ہی تاریکی میں لپٹی ہوئی تھی۔۔۔ کھوئی ہوئی ان گلیوں میں رات جب گہری ہو جاتی ہے ناں تو سنا ہے یہاں پریاں اترتی ہیں.... پریاں ... ہاں وہی آسمان والی

باباجی تسبیح پر قل پڑھتے کبھی تعویز کا پانی اپنے آس پاس چھڑکنے جاتے... کہیں دور رات کی وحشت سے ستائے کتے بھونکنے لگتے تو باباجی کے وجد میں مزید تیزی آجاتی ... وہ اس تیزی سے اللہ ہو اللہ ہو کی گردان کرتے کہ گویا معلوم ہوتا کہ جیسے کوئی چکی چل رہی ہو ۔۔۔

وہ کیوں ناکلام پڑھیں....انہیں پریاں نظر آتی ہیں....او

--- وہی پریاں...آسمان والی

..... ظہیر تم بالکل پاگل ہو گئے ہو

ریمانے ڈرتے ہوئے اپنی سائیڈ کا مرر چڑھایا..اور مزید

.... ڈبک کر بیٹھ گئ

لواس میں پاگل پن کی کیا بات ہے...جو سچ ہے وہی

.... تمہیں بتا رہا ہوں...تم لڑکیاں تو بس ڈرا ہی کیا کرو

ظہیر نے مزید وہاں گاڑی کھری رکھنا مناسب نہیں سمجھا

.... تو یوٹرن لے کر کہنے لگا

لواب تم مجھے انڈر اسٹیمیت نا کرو... دیکھو کیسے ایزی بیٹھی ہوں میں... مجھے تو کوئی ڈر نہیں....

ہاہا... ہاں بی بی اب جب گھر آنے والا ہے تو ڈٹ کر بیٹھ گئی ہو ....

نہیں یہ گھر کا نہیں کوئی اور معاملہ ہے جو مجھے ہمت دے رہا ہے ...

امم اچھا اور وہ کون سا معاملہ ہے... قدر تعجب سے ریما پر جھکتے ہوئے ظہیر نے استفسار کرنا چاہا... تو ریما اسے گرم نظارہ دیکھ کر شرما گئی ....

ہاہا....ڈر گئ....پھر سے....اب کہ ظہیر سیدھا ہو کر

... شوخی سے مسکرا دیا

---ریما جو ابا اسے گھور کر ہی رہ گئ

.... سنیں... کیا واقعی وہاں پریاں اترتی ہیں

.... اب کہ ریما نے یوہنی ٹاپک بدلنے کے لئے کہا تھا

ہمم ڈارلنگ اترتی ہیں... مگر ہر اک کو نظر نہیں آتی.. بس

وہ تو بابا جی کو دکھتی ہیں---سنا ہے جب وہ آتی ہیں تو ہر

.... طرف نور بکھر جاتا ہے---آسمانی نور

ریمانے تفکر سے ظہیر کو دیکھا تھا... گویا اس کی دماغی حالت مشکوک لگ رہی ہو....پر وہ.... تو کسی اور ہی عالم میں یہ باتیں کر رہا تھا.... ہو کا عالم... جہاں پریاں اترتی ہیں... مگر یہ پریان وہ بھی دیکھ سکتا تھا۔۔۔.. یہ کسی کو .... معلوم نہیں تھا

اندھیرے میں راستہ ٹٹول کر وہ کچی سڑک پر گذر رہی تھی۔۔۔ سڑک پر جگہ جگہ گھڈے اور ڑوڑے تھے ...وہ بمشکل اپنا آپ سمبھال کر آگے بڑھتی جاتی....

درمیان میں بنی چوکی پر ہی ایک چبوترہ خالی تھا...وہ باباجی کا چبوترہ تھا....نڈھال سی وہ چبوترے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئ

.....,,

آس پاس کا رش دیکھ کر وہ گھبرا رہی تھی۔۔۔اس کی بینائ اتنی ہی کمذور ہو گئ تھی کہ اگر پوری روشنی میں بھی سامنے کھڑے درخت کو دیکھ لیتی تو اسے بندہ سمجھ کر اس سے باتیں کرنے لگ جاتی ....

---- بیٹی آ گئی تو

کنکھارا بڑھتے ہوئے اسے اپنے عقب سے آواز آئی تھی

....

او بابا جی یہیں تھے آپ مجھے تو دکھے ہی نہیں.....وہ اپنی بات کہہ کر خود ہی شرمائی تھی....ہائے اللہ کو میری نظریں جانے کیوں اتنی کھٹکیں کہ مجھے بھری جوانی میں آندھا ہی کر دیا.... سخت دکھ سے اس نے نظریں آسمان کی طرف اٹھائیں... سورج کی چمک اچھے بھلے آنکھوں والون کو بھی آندھا کر رہی تھی..اور ایک وہ اللہ کی بندی

تھی جسے سخت روشنی میں بھی سورج کچھ نہیں کہہ رہا تھا

....

دھی رانی اللہ کو کیوں کھٹکے گیں تیری آنکھیں...یوں

.... سمجھ لے...اللہ کو تیری آنکھیں پسند آ گئی ہو نگی

بابا جی نے کپڑے کے رومال سے ماتھے پر آیا پسینہ پونچ کر

،۔۔۔ کہا

لو جی...رہنے دو.... بابا جی... یہ لو میرا کٹوا بھر دو...

اسے....دیکھو میں بھیک نہیں مانگتی....بس تم سے امداد

لے لیتی ہوں..اس لئے زیادہ بھرنا۔۔۔کہ مجھے کسی اور

کے آگے ہاتھ نا پھیلانا پڑے۔۔۔

.... منہ بسور کر وہ کہتی کشکول ٹٹولنے لگی

دیکھیں بابا,ماں باپ کی تو میں نے کبھی شکل نا دیکھی

---.اور اب اپنے بچوں کی بھی شکل دیکھنے کو ترستی ہوں

---دھندلے مٹیالے جیسے بھی دکھتے ہیں.... سمجھ لیتی

ہوں بہت سوہنے ہیں.....,,امیری تو بہت دیکھی تھی

...اکثر اپنی گاڑی میں تمہیں دیکھنے یہاں آیا کرتی تھی

....سنا تھا بہت. کہ.. تمہیں پریاں دکھتی ہیں---پر کیا

کروں اس رات کو---.. کیا کچھ ہو گیا---سارا شہر

ویران ہو گیا تھا....پر تمہیں کچھ نا ہوا....وہ پریاں بچا گئ

تھیں ناں تمہیں بابا---؟. یاسیت اور دکھ سے کئے درد

اپنے اندر نگلتی اس نے اپنی نابینا آنکھوں میں آس بھر کر

۔۔۔ بابا کو پکارا تھا

حق اللہ۔۔۔۔۔۔۔جوابا باباجی نے بلند آواز نعرہ لگایا

....اور پھر آنکھیں موندے دوبارہ بار نعرے لگایا

دھی رانی....تو کیوں غم کھاتی ہے۔۔۔۔۔اپنی کہانی مجھے

۔۔۔ ناسنایا کر....جا کسی اور کو سنا

کس کو سناوں مجھ فقیرنی کو سنتا ہی کون ہے۔۔۔۔بے بسی

....سے ریشم نے آنکھیں پھیلائیں

وہی جو تیری کہانی بڑے غور سے سنتا ہے....وہ جو غنی

ہے....بڑا نواز...فیاض اور مہربان....ایک فقیر کا جوڑ

غنی کے ساتھ ہوتا ہے...ایک عطا کرتا جاتا ہے...سیری کراتا ہے... خزانے بخشتا ہے...اور دوسرا کٹورا ہاتھ میں لیے مانگتا ہے...سوال کرتا ہے..بھیک مانگتا ہے....جا ...تو بھی اس سے مانگ...جو دینے والا ہے....جا..تو ....۔۔۔ بھی اس کو سنا...جو سننے والا ہے

. حق آللہ۔۔۔۔۔۔

وہ کہہ رہے تھے اور ریشم ڈر کر دبک گئ...وہ کیوں اس پاگل بابا کے پاس بھیک مانگنے آجاتی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی....پر اتنا ضرور جانتی تھی کہ بابا کو بے وقوف بنا کر وہ اچھے پیسے ہتیا لیتی تھی..باقی کی کٹنگ سگنل اور فٹ

پاتھ سے ہو جاتی تھی....پر بابا کو کون بتائے کہ یہ ہاتھ ہر ایک کہ آگے پھیلانے کے لئے بنا تھا...جو ذرا بھرم رکھنے کو یہ جھوٹ بنا لیتی کہ میں بھیک نہیں مانگتی..بس تجھ سے مانگنے آجاتی ہوں۔۔۔ ,,,

جو ہاتھ کسی ایک کے آگے پھیلے وہ پھر ہر ایک کے سامنے " نہیں پھیلتا۔۔۔" بابا جی کہہ رہے تھے اور اسے لگا اس کا راز وہ جان چکے ہیں... گویا چوری پکڑی گئ....رشما کی آنکھوں حیرانی در آئ ....

جو سر کسی ایک کے آگے جھک جائے وہ ہر ایک کے "
آگے نہیں جھکتا"۔۔۔سورج کی آگ کم ہوئی تھی....
۔۔۔ رشما نے سر آٹھا کر دکھا... پھر نیچے جھکا دیا
جو ایک سے اپنی کہانی کہتا ہے وہ ہر ایک سے نہیں کہتا پھرتا
۔۔۔. بابا کی شکل کتنا نورانی تھی... بالکل صاف اور
روشن۔۔۔اس نے بابا کے خوبصورت ہونے کا رل مین
اعتراف کیا...پر ذبان.... وہ کیسے یہ کہہ پاتی.. کہ اسے تو
ہر سے بالکل صاف دکھتی تھی....اس کی آنکھوں میں تو
رتی برابر کوئی نقص نا تھا۔۔۔وہ تو بس.... ہمدردی
..بٹورنے کا حیلہ.... بحانہ۔۔۔

گدا گردو قسم کے ہوتے ہیں....ایک وہ جو سب سے مانگتے ہیں اور دوجے وہ جو اک رب سے مانگتے ہیں۔۔۔

جو رب سے مانگتا ہے وہ سیری پاتا ہے....اور جو سب سے مانگتا ہے وہ کچھ نہیں پاتا۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔۔تنکا بھی نہین۔۔۔

تو بتا۔۔۔کیا مانگتی ہے....ہمیشہ کی سیری یا ہمیشہ کی فقیری۔۔۔

بابا مسرور انداز میں کہہ کر جھومے تو ریشم رو پڑی تھی ....کی آنسو اس کے رخسار پر گرتے ہوئے سوکھنے لگے

تھے... جانے وہ کب سے رو رہی تھی... وہ خود بھی نا

ووووو...۔۔۔ جان پائی تھی

۔۔۔ بابا تمہارا نام کیا ہے

جو بات اس نے کہی تھی وہ اس کے لئے بھی نئی تھی

.....وو جانے کس سوچ میں وہ پوچھ بیٹھی.... وہ اس قدر

.... ہلکی ہو رہی تھی کہ اپنے ہی وجود کے ساتھ اڑ جاتی

۔۔۔"...." ظہیر

۔۔۔ اس نام نے اسے مذید ہلکا پھلکا کر دیا

.... رتبہ جسے دیتا ہے خدا دیتا ہے

۔۔۔ وہ دل میں فروتنی کو جاد یتا ہے

رات گئے تک ان کی گاڑی پورچ میں داخل ہوئی تھی...

گھر سناٹے میں ڈوب رہا تھا.....,, ظہیر نے پہلے آکر

بیرونی لائٹ جلانے کے لیے دیوار پر ہاتھ مار کر بٹن دبائے

....تو معلوم ہوا کہہ لائٹ گئی ہوئی ہے.....,,اس نے

موبائل کی ٹارچ دے کر ریما کو اندر بھیجا...اور خود باہر

۔۔۔ کناری کے ساتھ لگے نل کی طرف بڑھ گیا

ریما کافی دیر بعد باہر آئی تھی...اور باہر لان میں جائے

نماز پر قیام کرتے ظہیر کو دیکھنے لگی....چاند کی چاندنی ہر

سو بکھری ہوئی تھی.... جہاں وہ سجدہ کرتا اس جگہ دور کسی. اسٹریت لائٹ سے مدہم روشنی چھن کر اپنا ہالا بنا رہی تھی۔۔۔لائٹ آچکی تھی...پر گھر کے باہر کی لائٹس ہنوز آف تھیں, وہ وہیں کیاریون کے پاس بیٹھ کر ۔۔۔ اسے دیکھنے لگی

ایک بندہ خاکی جب قیام کرتا ہے اور رکوع کرتا ہے پھر ٹھہر کر اللہ کی حمد بیان کرتا ہے...اور پھر جھک کر اعلی و برتر کے آگے سر ٹیک دیتا ہے تو وہ مکمل خود کو اپنے رب کے حوالے کر رہا ہوتا ہے۔۔۔,,, بغیر کسی کمی بیشی کے

...خالص عبادتیں خدا کو کتنی پسند آتی ہیں یہ ہم انسان چاہ

کر بھی نہیں سوچ سکتے ۔۔۔۔۔

اس کی پشت ریما کی طرف تھی....اور سلام کے پھیرنے

کے بعد وہ مکمل مڑ کر ریما کی طرف دیکھ کر مسکرایا تھا

۔۔۔

??...کیا لڑکے بھی اتنے مزہبی ہو سکتے ہیں

.... ریما نے استفسار کیا تھا

ویل لڑکوں کا تو پتہ نہیں...پر اللہ کے بندے ضرور

ہوتے ہیں۔۔۔خوبصورت مسکان کے ساتھ اس نے

.... جواب دیا تھا....ریما لاجواب ہوئی تھی

کوئی دعا نہیں مانگے گے کیا...؟اب کے ریما نے بات بڑھائی

نہیں.... تم بنا مانگے ہی مل گئی تھی.. تو میں نے جانا کہ. جو چیزیں خدا ہمیں دے دیتا ہے ناں... وہ اس سے کئی زیادہ " بہتر ہوتی ہیں جو ہم رب سے مانگتے ہیں۔۔۔

ظہیر نے اک بار پھر دل موہ لینے والی بات کی تو ریما پھر اس پر دل و جان سے مر مٹی... وہ تھا ہی ایسا شخص جس سے بار بار پیار ہوتا ہو... جس پر بار بار پیار آتا ہو.... وہ جوابا بس مسکرا ہی تو دی تھی

یوں مسکرایا نہ کرو...." ظہیر نے کہا تھا تو ریما کو حیرت "

.... ہوئی

... کیوں اتنا برا مسکراتی ہوں کیا.... اس نے منہ بنا کر کہا

نہیں... بہت پیارا مسکراتی ہو... کہیں میری ہی نظر نا لگ

.... جائے

.... اب کہ وہ بولا تھا تو ریما بے ساختہ ہی ہنس دی

اچھا اتنی ہی پسند ہوں آپکو... تو یہ بتائیں کہ آ گر میں مر گئ

---؟.... تو آپ میرے بغیر کیا کرینگے

ظہیر کو ریما کا یہ کہنا ناگوار گزرا تھا.. وہ منہ پھیرے جائے نماز لپٹنے لگا... جائے نماز ہٹا تو نیچے نم گھاس کا احساس ہوا

ارے سنیں تو... بتائیں نا.. میں مر گئی تو. کیا کرینگے آپ

---..

ایک بار پھر وہ یہ فضول بات سننا نہیں چاہتا تھا.. اس لیے .... بنا کچھ کہے اندر کی طرف بڑھ گیا

,,.... ارے.. پلیز بتا دیں نا.... وہ بھی پیچھے لپکی تھی

--- اور اب ظہیر کا ضبط جواب دے گیا

وہ... وہ چوک کے چبوترے پر بیٹھے باباجی دیکھے تھے نا"

تم نے.... جو گم گشدہ محبت کو ڈھونڈتے ہوئے اندھیری

راتوں کے سناٹے میں دیوانہ بن کر اللہ کو پکارتے

ہیں۔۔۔ وہ جو عشق کو عشق سے مانگتے ہیں.... اور پھر

انہیں وہ معشوق نظر آتا ہے جو انہیں عشق مجازی سے

عشق حقیقی سے ملا دیتا ہے.... اور دیکھنے والے اسے پری

کہتے ہیں۔۔۔ وہ پری نہیں... وہ کھویا ہوا معشوق ہوتا ہے

... جو پہلے خود کو خود سے توڑ کر رب سے جوڑ دیتا ہے۔۔۔

وہ رب پر سب چھوڑ دیتا ہے۔۔۔,,,, پھر فقیر بن کر مانگا

جاتا ہے.... میں بھی۔۔۔ تم بن... وہ فقیر بن جاونگا

"ووووو....۔۔۔

ہوا میں شبنم کے قطرے تحلیل ہو رہے تھے.... ہوا بے حد ٹھنڈی تھی۔۔۔ووو آج ابر کرم برسنے والا ہے.... نور کے ہالے میں مجسم سمٹ کر ظہیر نے پیشن گوئی کی تھی.... آج اتنے برس بعد ریما کی بات سچ ہوئی بھی تو یوں کہ اس کی قبر کی مٹی سوکھی نا تھی... اور اس نے بابا جی کے چبوترے کو آپنا آسرا بنالیا تھا۔۔۔ووو اب وہ وہیں ہوتا جہاں اس نے اپنا ٹھکانہ سوچ رکھا تھا۔۔۔ اس کی

ڈارھی سفید پرنے لگی تھی.. جسم سوکھ رہا تھا... گال اندر کو پچک جاتے.... اور وہ سراپا فقر بن کر آپنی پری کا نظارہ ۔۔۔۔۔۔ کرتا

کئی بار اسے کئی لوگ دور سے دیکھ کر دیوانہ کہہ جاتے...

اور کئی بار لوگ گاڑیوں میں آکر اس کو دور سے دیکھا ۔۔۔۔۔ کرتے

... دیکھنا بھی تو انہیں دور سے دیکھا کرنا

.... شیوہ عشق نہیں حسن کو رسوا کرنا

بابا مین اندھی تو نہیں...پر تو ضرور اندھا تھا...جو اتنے برسو میری باتوں سے بے وقوف بن کر میرا کٹورا بھرتا رہا ۔۔۔۔

رشما اگلے روز پھر آئی تھی.... ظہیر نے آنکھ آٹھائی...وہ وہیں جمی بیٹھی آنکھیں ٹمٹمارہی تھی...کوئی گم گشدہ لڑکی ...کوئی لاوارث فقیرنی۔۔۔

۔۔۔ تو اب کیوں آئی ہے....پھر مانگنا ہے تو مانگ لے

نہیں اب نہیں مانگنا باباجی...اب تو بس سوہنے رب سے

ہی مانگو نگی....گھر پر دو رکعت نماز پڑھ کر آئی ہوں،، کہ

اب سے توبہ میری جو کسی کے آگے ہاتھ پھیلایا سوائے

اس واحد ذات کے۔۔۔اس کے پاس تو خزانے ہیں وہ

۔۔۔ جسے چاہے دے دے

رشما ترکی بہ ترکی اپنی دھن میں کہتی گئ۔۔۔،، ظہیر ہنس

۔۔۔ دیا

۔۔۔ واللہ خدا....سب سے زیادہ دینے والا ہے

اور میری جائیداد آج سے تیری ساری...خدا جب دیتا

ہے تو وسیلے بنا دیتا ہے.... نبی بنائے۔۔۔ماں بنائ۔۔۔.

دل بنایا.... اور سب کو وسیلہ بنادیا.... وہ دیتا ہے تو سیری

.... کرادیتا ہے... حق اللہ ھو.... حق.... حق

باباجی.... کہہ رہے تھے اور وہ اپنے رب کی نعمتوں پر

!!!!.------ حیران ہونے لگی

ختم شدہ